ہفتہ وار رسالہ: 437
WEEKLY BOOKLET: 437

حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ

(امیرِ اہلِ سنّت کا بیان)

(صفحات: 25)

خاندانِ مولیٰ علی میں نام معاویہ 04
پہلے بادشاہِ اسلام 06
حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے آخری الفاظ 18
مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جنگ میں حق پر تھے 20

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

حضرتِ امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ (1)

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 25 صفحات کا رسالہ ”حضرتِ امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ“ پڑھ یا سُن لے اُسے اپنے سب سے آخِری نبی صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم کے تمام صَحابہ و اہلِ بَیت علیہمُ الرّضوان کا اِحترام کرنے والا بنا اور اُسے ماں باپ سمیت بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

100 ضرورتیں پُوری ہوں گی (دُرود شریف کی فضیلت)

عظیم تابِعی بُزُرگ، ساداتِ کِرام کے سَرخَیل، حضرتِ سیّدنا امام جَعفر صادِق رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ سیّدنا جابِر رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کرتے ہیں کہ جس نے اللہ پاک کے آخِری نبی محمد صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم اور آپ کے اہلِ بیت پر سو (100) بار دُرودِ پاک بھیجا اللہ پاک اُس کی سو (100) ضرورتیں پوری فرمائے گا، جن میں سے سترّ (70) آخِرت کی ہوں گی۔

اس حدیثِ پاک پر عمل کرنے کے لئے درود شریف کے جو الفاظ شیخ سَجاعی رحمۃُ اللہِ علیہ نے مُرتَّب کرکے اس حدیثِ پاک کے حاشیے میں اُمّت کی آسانی کے لئے لکھے ہیں وہ یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اَھْلِ بَیْتِہٖ۔
(افضل الصلوات علی سید السادات، ص67)

اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ اپنے مشہور سلام ”مصطفٰے جانِ رَحمت پہ لاکھوں سلام“ میں

1 ... 22 رَجَب شریف 1445 اور 1446 ہجری عُرسِ سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کے مَواقع پر ہونے والے امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بیانات اور 25 رجب شریف 1446 ہجری دستارِ فضیلت کے موقع پر ہونے والے مدنی مذاکرے سے مواد جمع کرکے یہ رسالہ تیار کیا گیا ہے۔

www.dawateislami.net

اہلِ بیت کے تعلّق سے پیارے انداز میں سلام پیش کرتے ہیں:

پارہائے صُحُف غُنچہائے قُدس — اہلِ بیتِ نُبوّت پہ لاکھوں سلام
خونِ خَیرُ الرُّسُل سے ہے جن کا خَمیر — اُن کی بے لَوث طِینَت پہ لاکھوں سلام
اور جتنے ہیں شہزادے اُس شاہ کے — اُن سب اہلِ مَکانَت پہ لاکھوں سلام
اُن کی بالا شَرافت پہ اعلیٰ دُرود — اُن کی والا سِیادت پہ لاکھوں سلام

(حدائقِ بخشش،ص309،314)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

سیّد بادشاہ کا فیصلہ

پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت حضرتِ سیّد محمد باقر علی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ (سجّادہ نشین آستانۂ عالیہ کیلیانوالہ شریف) فرماتے ہیں: ”جو آدمی سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی شان میں نُقص نکالنے والا ہے، اللہ پاک اُسے ولایت عطا نہیں کرتا۔“ ایک مرتبہ حاضرینِ مجلس سے اپنا ایک واقِعہ کچھ یوں بیان فرمایا: ایک دن دس بجے ایک آدمی سے میں نے دورانِ گفتگو کہا: امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ نے جو حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ سے مقابلہ کیا، اس میں انہوں نے بڑی زیادتی کی، اتنا کہا اور اس کے ساتھ ہی میرے دل میں خیال آیا کہ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی شان میں مَیں نے غلط الفاظ کہے ہیں، اس کے ساتھ ہی میرا روحانی فیض بند ہوگیا، سارا دن پریشانی میں گزرا، جب رات ہوئی اور میں سوگیا، خواب میں پُرانی بیٹھک شریف (Sitting room) دیکھی، میرے والدِ ماجد حضرت خواجہ نورُ الحسن شاہ صاحب خلیفۂ مَجاز حضرت شیرِ ربّانی قبلہ میاں شیر محمد شَرَقپُوری رحمۃُ اللہِ علیہ نے تمام زندگی اِسی بیٹھک شریف میں روحانی سِلسِلہ جاری رکھا اور یہیں وِصال فرمایا، خواب ہی میں کسی نے بیٹھک شریف کا دروازہ کھٹکھٹایا، دروازہ کھولا تو اچانک حضور نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اندر تشریف لے آئے، آپ صلی اللہ

www.dawateislami.net

علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے حضرتِ علی رضی اللّٰہُ عنہ اور ان کے پیچھے حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللّٰہُ عنہ تھے، تینوں حضرات اس طرح کھڑے تھے کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی دائیں (یعنی سیدھی) جانب حضرتِ علی اور امیر معاویہ رضی اللّٰہُ عنہما تھے، حضور صلی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلم اور حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللّٰہُ عنہ خاموش تھے، حضرتِ علی رضی اللّٰہُ عنہ نے ناراضی کی حالت میں مُجھ سے ارشاد فرمایا: ”جھگڑا میرا اور امیر معاویہ کا تھا، اس میں تمہیں دَخْل دینے کا کیا حق حاصل ہے؟“ آپ نے یہی جملہ تین مرتبہ فرمایا، میں نے مُعافی مانگی، لیکن کوئی جواب نہ مِلا، پھر تینوں حضرات تشریف لے گئے، اس واقِعے کے بعد چھ ماہ تک حضرت قبلہ میاں صاحب شرقپوری رحمۃُ اللّٰہِ علیہ اور قبلہ والِدِی و مُرشِدی سرکار حضرت کَیلَیانوالہ شریف رحمۃُ اللّٰہِ علیہ کی زِیارت نصیب نہ ہوئی اور ہر قِسم کا روحانی فیض بند رہا، یہاں تک کہ حضور صلی اللّٰہ علیہ والہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور فیض کا سلسلہ (دوبارہ) جاری ہوگیا۔

(دُشمنانِ امیر معاویہ کا علمی محاسبہ، 1/380 بتغیرٍ قلیلٍ)

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! اس واقعے سے بُزُرگوں کی عاجِزی پتا چلی، کیونکہ ہم سے اگر کوئی ایسی غلطی ہوجائے تو ہم کسی کو نہیں بتاتے، یہ اللّٰہ والوں کی شان ہے اور یہ بھی پتا چلا کہ جو اللّٰہ والے ہوتے ہیں وہ اپنی بھول پر قائم نہیں رہتے، اگر کسی ولیُّ اللّٰہ سے غلطی ہوجائے یا گناہ بھی ہوجائے (کیونکہ ان سے گناہ ہوسکتا ہے، یہ معصوم نہیں ہوتے) تو یہ اس گناہ پر قائم نہیں رہتے بلکہ توبہ کرلیتے ہیں۔ اللّٰہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغْفِرت ہو۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللّٰہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

وہ جس سے رُوٹھ جائیں تو رسول اُس سے رُوٹھ جائیں
نبی سے اس طرح کی ہے قَرابتِ معاویہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

تعارُفِ حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ

صحابیِ نبی، کاتبِ وحی (یعنی وحی لکھنے والے)، اسلامی حکومت کے پہلے بادشاہ حضرتِ سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہُ عنہ کا مُبارک نام "**مُعاوِیہ**"، کُنیت "**ابوعبدُالرّحمٰن**" ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ کا لقب "نَاصِرُ لِدِیْنِ اللہ" (یعنی اللہ پاک کے دین کے مددگار) اور "نَاصِرُ لِحَقِّ اللہ" (یعنی اللہ پاک کے حق کے مددگار) ہے۔ (تاریخ الخمیس، 2/291۔ سیر اعلام النبلاء، 4/285)

خاندانِ مولیٰ علی میں نامِ معاویہ

اَلحمدُ لِلّٰہ! ہمیں سب صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرّضوان سے پیار ہے بلکہ ہم ان سے نسبت رکھنے والی ہر ہر چیز سے بھی مَحبّت رکھتے ہیں۔ حضرتِ سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے نام کے بارے میں کچھ دِلچسپ باتیں سُنئے اور جھومئے:

شارِحِ بُخاری حضرت علّامہ بدرُ الدّین محمود بن احمد عَینی حَنَفی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "معاویہ" نام کے 20 سے زائد صحابۂ کِرام ہوئے ہیں۔ (عمدۃ القاری، 2/69، تحت الحدیث: 71) کئی تابِعینِ کِرام رحمۃُ اللہِ علیہم کا نام بھی "معاویہ" تھا بلکہ خاندانِ مولیٰ علی شیرِ خدا رضی اللہُ عنہ میں بھی یہ نام موجود تھا جیسا کہ مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، حضرتِ علیُّ المُرتَضیٰ (رضی اللہُ عنہ) کے محترم بھائی حضرتِ سیّدنا جعفر طیّار (رضی اللہُ عنہ) کے ایک بیٹے کا نام عبدُ اللہ رضی اللہُ عنہ ہے جو کہ صحابیِ نبی ہیں۔ اُن کے بیٹے کا نام "معاویہ" رحمۃُ اللہِ علیہ تھا۔

(انساب الاشراف للبلاذری، 2/319 ملتقطاً)

ہم نے تو دیکھنی ہے فَقَط نسبتِ نبی ہے اُن کے قُرب والوں میں نامِ معاویہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

والدین کا قبولِ اسلام

صحابیِ نبی، کاتبِ وحی، حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے والدِ محترم حضرتِ ابو سُفیان رضی اللہُ عنہ اور والدۂ محترمہ حضرتِ بی بی ہِنْد رضی اللہُ عنہا نے فتحِ مکّہ (8سِنِ ہجری) کے موقع پر اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی، مکّی مَدَنی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی بارگاہِ عالی میں اِسلام قبول کیا۔(زرقانی علی المواھب،2/440)

سُبْحٰنَ اللہ! حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے والدِ محترم صحابی، والدہ صحابیہ اور آپ کی ایک بہن حضرتِ اُمِّ حبیبہ رضی اللہُ عنہا سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کی زوجِیَّت میں تھیں، ان کو اُمّ المؤمنین ہونے کا شَرَف حاصل ہے۔ اللہ پاک ان کی بَرَکتیں ہم سب مسلمانوں کو نصیب کرے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

حضرتِ معاویہ! جنّتی جنّتی

میرے آقا اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ نے امام اِبنِ جَوزی رحمۃُ اللہِ علیہ کی کتاب "اَلْعِلَلُ الْمُتَنَاھِیَۃ" پر اپنی تَعلِیقات میں بُخاری شریف کی ایک صحیح حدیث سے حضرتِ سیِّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی فضیلت اور جنّتی ہونا بیان فرمایا ہے۔ آپ لکھتے ہیں: اللہ پاک کی توفیق سے مَیں کہتا ہوں: اللہ پاک نے اپنے احسان وکرم سے مجھے ایسی صحیح حدیث پر اطّلاع دی جو حضرتِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے جنّتی ہونے کی گواہی دیتی ہے جیسا کہ صحابیہ حضرتِ اُمِّ حَرام رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: مَیں نے نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم کو فرماتے ہوئے سُنا: میری اُمّت کا سب سے پہلا لشکر جو سمندر میں جنگ کرے گا، انہوں نے (جنّت) واجب کرلی، آپ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں: میں نے عرض کی:

یارسولَ اللہ! صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کیا میں اُن میں سے ہوں؟ غیب کی خبر دینے والے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے فرمایا: تم اُن میں سے ہو۔ (بخاری، 2/288، حدیث:2924)

میرے آقا اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہِ علیہ یہ حدیثِ پاک لکھنے کے بعد فرماتے ہیں: اور یہ بات معلوم ہے کہ یہ جنگ مسلمانوں کے تیسرے خلیفہ، حضرتِ عثمان غنی رضی اللہُ عنہ کے زمانۂ خِلافت میں حضرتِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی نِگرانی میں ہوئی تھی۔ (عمدۃ القاری، 10/242، تحت الحدیث:2924) لہٰذا ثابت ہوا کہ حضرتِ معاویہ رضی اللہُ عنہ اُن لوگوں میں سے ہیں، جن کے لیے جنّت واجب ہوئی اور آپ رضی اللہُ عنہ تو اُس لشکر کے اَمیر (یعنی سپہ سالار اور چیف) تھے۔ (تعلیقات امام اہل السنۃ علی العلل المتناہیۃ، ص5، مخطوط) آپ کی یہ شان تھی۔

پہلے بادشاہِ اسلام

امامِ اہلِ سنّت، سیّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ تو اَوّل مُلوکِ اسلام اور سلطنتِ محمّدیہ کے پہلے بادشاہ ہیں۔ اسی کی طرف توراتِ مُقدّس میں اِشارہ ہے کہ: ”مَوْلِدُهٗ بِمَكَّةَ، وَمُهَاجَرُهٗ بِطَيْبَةَ، وَمُلْكُهٗ بِالشَّامِ“ یعنی وہ آخری نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکّے میں پیدا ہوگا اور مدینے کو ہجرت فرمائے گا اور اس (آخری نبی) کی سلطنت شام میں ہوگی۔ (المستدرک، 3/526، حدیث:4300 ملتقطاً) (پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ظاہِری طور پر شام میں بادشاہت نہیں فرمائی، امامِ اہلِ سنّت آگے فرماتے ہیں:) تو امیرِ معاویہ (رضی اللہُ عنہ) کی بادشاہی اگرچہ سلطنت ہے مگر کس کی؟ محمد رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی۔ (فتاویٰ رضویہ، 29/357)

مُسلَّمُ الثّبوت ہے فضیلتِ معاویہ — عَیاں ہے شَمس کی طرح کرامتِ معاویہ

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

www.dawateislami.net

یا اِلٰہی! مَحَبّتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ پر جینا مرنا نصیب ہو

صحابیِ نبی، کاتبِ وحی، حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی شانِ عظمت نشان میں تیسری صَدی سے اَب تک عرب و عَجَم کے کئی بڑے بڑے علمائے کِرام نے کتابیں لکھیں، کروڑوں حَنْبلیوں کے امام، حضرتِ امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللہِ علیہ نے دُعا مانگی: اللہ پاک ہمیں حضرتِ امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ کی محبّت میں موت عطا کرے۔(شذرات الذہب فی اخبار من ذہب، 1/270)

امام احمد بن حَنْبَل رحمۃُ اللہِ علیہ چار مشہور مُجْتَہِدِین[1] میں سے ایک ہیں، ان کے ماننے والوں کو حَنْبَلی کہا جاتا ہے، یہ حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ کی محبت میں اللہ پاک سے دعا کر رہے ہیں کہ اللہ پاک ہمیں حضرت امیر مُعاوِیہ رضی اللہ عنہ کی محبت میں موت عطا کرے۔ (یعنی زندگی تو ان کی محبت میں گزار ہی رہے تھے ان کی محبت میں اِنتقال بھی فرمانا چاہتے تھے۔سُبْحٰنَ اللہ!)

حدیثِ پاک میں ہے: ”اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ“ یعنی جو جس سے محبّت کرے گا اُس کا حَشْر اُسی کے ساتھ ہو گا۔(ترمذی، 4/172، حدیث:2392 ملتقطاً) ہر صحابیِ نبی اور اہلِ بیتِ اَطہار کے فرد سے محبّت ہونی چاہیے، اللہ پاک ان کی محبّت میں ہمیں ایمان و عافیت کے ساتھ مدینے میں جامِ شہادت نصیب کرے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

مسلمان کی عزّت کی حفاظت کی فضیلت

صحابیِ نبی حضرتِ ابو دَرْدا رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو فرماتے سنا کہ ”جس نے اپنے بھائی کی عزّت بچائی اللہ پاک اُسے قِیامت کے دن جہنّم کی آگ سے بچائے گا، پھر رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے یہ آیتِ مُبارکہ تِلاوت فرمائی:

---

1 ... مُجْتَہِد وہ ہے جس میں اس قدر عِلمی لیاقت اور قابلیت ہو کہ قرآنی اشارات و رُموز کو سمجھ سکے اور کلام کے مقصد کو پہچان سکے اور اس سے مسائل نکال سکے، ناسِخ و مَنْسوخ کا پورا علم رکھتا ہو۔ علمِ صرف و نحو، بلاغت وغیرہ میں اس کو پوری مَہارت حاصل ہو، احکام کی تمام آیتوں اور حدیثوں پر اس کی نظر ہو۔(اعلیٰ حضرت سے سوال جواب، ص44)

www.dawateislami.net

﴿وَ كَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾﴾ (پ21، الروم:47) (ترجَمۂ کنزُ العرفان: اور مسلمانوں کی مدد کرنا ہمارے ذمّۂ کرم پر ہے)۔ (شرح السنہ، 6/494، حدیث:3422)

اس حدیثِ پاک کی شرح میں حضرتِ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: یہ فرمانِ عالی بہت ہی عام ہے، جو کوئی کسی مسلمان کی آبرو (یعنی عزّت) کسی طرح بچائے خواہ اس کے سامنے یا اس کے پسِ پُشت (یعنی اُس کی غیر موجودگی میں) اللہ پاک اُسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا ”مسلمان کی عزّت اللہ کو بڑی پیاری ہے۔“

دوستو! آج حضراتِ صحابہ پر بہت طَعن ہو رہے ہیں (یعنی ان حضرات کو بُرا بھلا کہنے والے لوگ پیدا ہو گئے ہیں)، اُٹھو! اِن (صحابۂ کرام) کی عظمتوں کے ڈَنکے بجاؤ، دیکھو پھر ربّ تعالیٰ اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے آستانوں سے کیسے انعام ملتے ہیں، ان حضرات (یعنی صحابۂ کرام) کی حمایت میں کتابیں چھاپنا، تقریریں کرنا، ان کے فضائل کی آیات و اَحادیث شائع (یعنی پرِنٹ) کرنا سب ہی قُربِ اِلٰہی (یعنی اللہ پاک کی نزدیکی پانے) کا ذریعہ ہے۔

(اس کے بعد مفتی صاحب عاجِزی کے طور پر اپنے آپ کو فقیر کہتے ہوئے فرماتے ہیں:) فقیر نے ایک رسالہ ”حضرتِ امیرِ معاویہ (رضی اللہُ عنہ) پر ایک نظر“ لکھا ہے، جس میں حضراتِ صحابہ خصوصاً جنابِ امیر مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہم کے فضائل کی احادیث و آیات جمع کر کے ان کے فضائل بیان کیے ہیں، یہ حقیر سی خدمت اس فرمانِ عالی (یعنی جو ابھی حدیثِ پاک بیان کی گئی مسلمان کی عزّت بچانے کے تعلّق سے، اس) کی برکت سے قبول ہو جاوے اور ربّ تعالیٰ میری سِیاہ کاریاں مُعاف فرمادے۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/569)

www.dawateislami.net

مفتی صاحب کو کمال کا بدلہ ملا

حضرتِ الحاج مفتی احمد یار خان نَعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے صحابیِ نبی، کاتِبِ وحی حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کی عظمت و شان پر قرآنی آیات و اَحادیثِ مُبارکہ پر مشتمل جو مُبارک کتاب بنام "امیرِ مُعاوِیہ رضی اللہُ عنہ پر ایک نظر" لکھی ہے، یہ مُختصر اور بڑی ایمان افروز کتاب ہے، ہر ایک کو پڑھنی چاہئے، اِن شاءَ اللہ پڑھ کر ایمان تازہ ہو جائے گا۔ مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ دَلائل کے بادشاہ ہیں، اللہ پاک ان پر کروڑوں رحمتیں نازِل فرمائے! یہ سُنّیوں کے بہت بڑے مُحسِن ہیں، مفتی صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ کو اِس کتاب کی ایسی بَرَکت ملی کہ کمال ہو گیا چنانچہ سیرت نِگاروں نے لکھا ہے کہ مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ کو بار گاہِ رسالت سے حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کے بارے میں کتاب لکھنے پر ایسا شاندار انعام ملا کہ ہمارے پیارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو اپنے اِس پیارے صحابی کی شان و عظمت بیان کرنے پر بڑی خوشی ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے خواب میں تشریف لا کر مفتی احمد یار خان نَعیمی رحمۃُ اللہِ علیہ سے ارشاد فرمایا: "تم نے میرے صحابی کی عزّت بچانے کی کوشِش کی ہے، اللہ تمہاری عزّت بچائے گا۔" (حالاتِ زندگی حکیم الاُمّت، ص127 ملخصًا)

لیتا ہوں اس لیے تو میں نامِ معاویہ   میں ہوں غلام ابنِ غلامِ معاویہ

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! بدقسمتی سے آج اس فرمانِ عالیشان: "جس نے اپنے بھائی کی عزّت بچائی اللہ پاک اُسے قِیامت کے دن جہنّم کی آگ سے بچائے گا۔" پر عمل بہت کم ہے۔ ہمارے سامنے کسی کی بُرائی کی جارہی ہو تو برائی جاننے کے باوُجود ہم برائی سُن کر سَر ہِلا رہے ہوتے ہیں۔ جب کسی مسلمان کی غیبت کی جارہی ہو تو اگر ممکن ہو اور کسی طرح کا کوئی فساد نہ ہوتا ہو تو اس مسلمان کی عزّت کو بچانا چاہئے اور جو غیبت کر رہا ہے اس کو روکنا

چاہئے۔اس میں ہمارے لئے بڑا فائدہ ہے کہ جو دوسرے مسلمان کی عزّت بچائے گا اللہ پاک اسے دوزخ کی آگ سے بچائے گا۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ❀❀❀ صَلَّى اللهُ على مُحَمَّد

پہلے فضائلِ معاویہ رضی اللہُ عنہ پڑھاتے

تیسری صدی ہجری کے بہت بڑے عالِم، حضرتِ امام ابو عمر محمد بن عبدُ الواحد بَغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کی خدمت میں بہت سے لوگ عِلمِ دِین حاصل کرنے اور عِلم کی باتیں لکھنے حاضر ہوتے تھے۔ آپ نے صحابیِ رسول حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہُ عنہ کے فضائل پر مُشتمل اَحادیثِ مُبارکہ کو جمع کرکے ایک کتاب تیار کی ہوئی تھی، جو بھی آپ سے عِلمِ دین سیکھنے کے لئے حاضر ہوتا آپ اسے سب سے پہلے حضرتِ امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے فضائل والی کتاب پڑھاتے اس کے بعد اسے وہ علم سِکھاتے جس کے لئے وہ حاضر ہوا تھا۔

(تاریخِ بغداد، 3/160)

اللہ ربُّ العِزّت کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔

اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلَّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلَّم

جہنّم کی حقداری

صاحبِ بہارِ شریعت، حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں جس کا مفہوم اور خُلاصہ کچھ یوں ہے: جو شخص کسی بھی صحابی (رضی اللہُ عنہ) کے بارے میں اگر بدعقیدگی کا اِظہار کرتا، دل میں بُرا عقیدہ، نَظَرِیہ رکھتا ہے وہ "مَعاذَ اللہ" حضور صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم سے بُغض رکھتا ہے۔ اگرچہ چاروں خُلَفا کو مانے اور اپنے آپ کو سُنّی کہے۔ (اللہ پاک اس سے پہلے ہمیں ایمان پر دنیا سے اٹھالے کہ کسی صحابی یا اہلِ بیت (علیہمُ الرّضوان) سے متعلق ہمارے دل

www.dawateislami.net

میں کوئی بُری بات جَنم لے۔)

مزید فرماتے ہیں: تمام صحابۂ کرام اَعلیٰ و اَدنیٰ (اور ان میں ادنیٰ کوئی نہیں) سب جنّتی ہیں، وہ جہنّم کی بِھنک (یعنی ہلکی سی آواز بھی) نہ سُنیں گے اور ہمیشہ اپنی مَن مانتی مُرادوں میں رہیں گے، مَحشر کی وہ بڑی گھبراہٹ انہیں غمگین نہ کرے گی، فرشتے ان کا اِستِقبال کریں گے کہ یہ ہے وہ دن جس کا تم سے وعدہ تھا، یہ سب مضمون قرآنِ عظیم کا ارشاد ہے۔ اللہ پاک نے ''سورۂ حدید'' میں صحابہ کی دو قسمیں فرمائیں اور فرمادیا: ﴿ كُلًّا وَّعَدَ اللّٰهُ الْحُسْنٰى ﴾ (پ27، الحدید:10) (ترجَمہ: سب سے اللہ نے بھلائی کا وعدہ فرمالیا۔

(بہارِ شریعت، 1/254، حصہ:1 ملتقطاً)

جب ہر صحابی سے بھلائی کا وعدہ ہو گیا تو ظاہر سی بات (Understood) ہے کہ بھلائی کے وعدے میں جہنّم کا عذاب تو شامل ہو نہیں سکتا جنّت ہی ملے گی۔ اسی لئے ہمارا نعرہ ہے:

ہر صحابیِ نبی!	جنّتی جنّتی	سب صحابیات بھی!	جنّتی جنّتی
چار یارانِ نبی	جنّتی جنّتی	حضرتِ صدّیق بھی	جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی	جنّتی جنّتی	عثمانِ غنی	جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی	جنّتی جنّتی	ہیں حَسن حُسین بھی	جنّتی جنّتی
والدینِ نبی	جنّتی جنّتی	ہر زوجۂ نبی	جنّتی جنّتی
اور ابو سُفیان بھی	جنّتی جنّتی	ہیں معاویہ بھی	جنّتی جنّتی

(وسائلِ فردوس، ص53)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ کی تعریف (واقِعہ)

کاتبِ وحی، صحابیِ نبی جنابِ حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے ایک مسئلہ پوچھا تو آپ نے فرمایا: حضرتِ علی رضی اللہُ عنہ سے پوچھ لو وہ مجھ سے زیادہ جانتے ہیں، اس نے عرض کی: مجھے آپ کا جواب حضرتِ علی کے جواب سے زیادہ پسند ہے۔ آپ رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: تُم نے بہت بُری بات کی ہے، کیا تم اُس ہستی کو ناپسند کرتے ہو جس کے علم کی نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم عزّت فرماتے تھے اور بے شک حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ان سے (یعنی حضرت علی رضی اللہُ عنہ سے) فرمایا: تمہیں مجھ سے وہ نسبت ہے جو ہارون علیہ السّلام کو موسٰی علیہ السّلام سے تھی، مگر لَانَبِیَّ بَعۡدِیۡ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔
(فضائل الصحابۃ لامام احمد بن حنبل، ص840، حدیث:1153)

آلِ اطہار کے میں گیت ہمیشہ گاؤں	خوش رہے مجھ سے تِری آل مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

اے عاشقانِ صحابہ واہلِ بیت! یقیناً صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرّضوان کا اَدب و احترام ہمارے دین و ایمان کا حصّہ ہے اور ان ہستیوں کی غلامی دونوں جہانوں کے لئے باعثِ سَعادت ہے۔ یہ حضرات ربِّ کائنات کے پیارے پیارے آخری نبی، مکی مَدَنی، محمّدِ عَرَبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی آنکھوں کے تارے ہیں۔ اللہ ربُّ العِزّت ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

آل و اَصحابِ نبی سب بادشہ ہیں بادشاہ	میں فَقَط اَدنیٰ گدا اصحاب و اہلِ بیت کا
میری جھولی میں نہ کیوں ہوں دوجہاں کی نعمتیں	میں ہوں منگتا میں گدا اصحاب و اہلِ بیت کا

(وسائلِ فردوس، ص35)

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب ❀❀❀ صَلَّی اللہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

شانِ امیرِ معاویہ بزبانِ سیّدنا عبدُ اللہ بن مُبارک

عظیم تابِعی بزرگ حضرتِ عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ کی بارگاہ میں ایک شخص نے عرض کی: حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ بہتر ہیں یا حضرتِ عُمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے ساتھ (غزوے میں) حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے گھوڑے کی ناک میں داخل ہونے والا غُبار (یعنی مٹّی) بھی حضرتِ عمر بن عبدُ العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ سے افضل ہے۔

(کتاب الشریعۃ للآجری، 5/2466)

تابِعی کا صحابی سے کیسے مُوازَنہ

حضرتِ مُعافیٰ بن عمران رحمۃُ اللہِ علیہ سے سوال ہوا: حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ افضل ہیں یا حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ؟ یہ سوال سنتے ہی آپ غصّے میں آگئے اور سائل سے ارشاد فرمایا: کیا تم ایک صحابیِ نبی کو تابعی کی طرح قرار دیتے ہو؟ حضرتِ معاویہ رضی اللہُ عنہ تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے صحابی، سُسرالی رشتہ دار، کاتبِ وحی اور اللہ پاک کی طرف سے عطا کی گئی وَحی کے اَمین (یعنی اَمانت دار) ہیں۔ (البدایۃ والنہایۃ، 5/643)

یعنی حضرت امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ اتنے قابلِ اعتماد صحابی ہیں اور تم ایک تابعی سے مِلانے کی بات کر رہے ہو اور واقعی یہ حقیقت ہے کہ کوئی بڑے سے بڑا تابعی یا ولی کسی صحابی کا مرتبہ نہیں پاسکتا۔

”صَحابی“ اور ”تابِعی“ کسے کہتے ہیں؟

حضرت علّامہ حافِظ ابنِ حَجر عَسقَلانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جن خوش نصیبوں نے

www.dawateislami.net

ایمان کی حالت میں اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے مُلاقات کی ہو اور ایمان ہی پر ان کا انتقال بھی ہوا ہو، ان خوش نصیبوں کو صحابی کہتے ہیں۔

(نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص111)

"تابِعی" وہ بُزُرگ ہیں جنھوں نے ایمان کی حالت میں کسی صحابی سے ملاقات کی اور ان کا ایمان پر خاتمہ ہوا ہو۔(نزہۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص113)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

ہر طرح سے فضیلت ثابِت ہے

حضرتِ علّامہ عبدُ العزیز پَرہاروی رحمۃُ اللہِ علیہ اپنی کتاب "اَلنّبراس" میں لکھتے ہیں: حضرتِ سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ قابلِ اِحترام صحابی ہیں اگر آپ کو چھوٹا صحابی بھی مان لیا جائے تو بے شک آپ کی فضیلت اُن تمام احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہے جو سب صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کی شان میں بیان ہوئی ہیں جبکہ آپ تو وہ عظیم صحابی ہیں کہ آپ کے مُتَعَلِّق خُصوصی احادیث بھی موجود ہیں، جیسے اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانا: "اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ ھَادِیًا مَھْدِیًّا، وَاھْدِ بِہٖ" یعنی اے اللہ پاک! معاویہ کو ہادی (یعنی ہِدایت دینے والا) مَہدی (یعنی ہدایت دیا گیا) بنادے اور ان کے ذریعے سے لوگوں کو ہدایت دے۔ (ترمذی، 5/455، حدیث:3868) ایک اور مقام پر نانائے حَسَنَین، رسولِ کونَین صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: یااللہ پاک! معاویہ کو کتاب کا علم اور حساب سِکھا اور اسے عذاب سے بچا!

(مجمع الزوائد، 9/594، حدیث:15917۔ النبراس، ص330)

خائفِ کبریا حضرتِ معاوِیہ عاشقِ مصطفٰی حضرتِ معاوِیہ
زاہد و پارسا حضرتِ معاوِیہ صاحبِ اِتّقا حضرتِ معاوِیہ

www.dawateislami.net

ہو کرم ہو عطا	حضرتِ معاوِیہ	خاتِمہ ہو بَھلا	حضرتِ معاوِیہ
خوب رُو خوش اَدا	حضرتِ معاوِیہ	خوش نُما خوش لِقا	حضرتِ معاوِیہ
مُخلِص و باوَفا	حضرتِ معاوِیہ	با عمل بے رِیا	حضرتِ معاوِیہ
ہم دمِ باوَفا	حضرتِ معاوِیہ	بااَدب باحیا	حضرتِ معاوِیہ
جنّتی بے شُبہ	حضرتِ معاوِیہ	باخدا باصَفا	حضرتِ معاوِیہ

(وسائلِ فردوس، ص57)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے بارے میں عقیدہ

سِیالویہ سلسلے کے عظیم بُزُرگ حضرتِ خواجہ شَمسُ الدّین سِیالوی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: جب تک تمام صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کے بارے میں اِعتِقاد (یعنی عقیدہ) دُرُست نہ ہو اس وقت تک ایمان کامِل (Complete) نہیں ہوتا۔(مرآت العاشقین (مترجم)، ص183)

اے خدائے مصطفٰے! ایمان پر ہو خاتمہ　　مَغفِرت کر! واسطہ اَصحاب و اہلِ بیت کا
یاالٰہی! شکریہ عطّار کو تو نے کیا　　شعر گو، مِدحَت سَرا اصحاب و اہلِ بیت کا

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے خِلاف ایک لفظ

غَزالیِ زماں حضرتِ علّامہ سیّد احمد سعید کاظمی شاہ صاحب رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے خلاف ایک لفظ بھی تصوّر میں نہیں لا سکتا اور نہ زبان سے کہنا جائز سمجھتا ہوں وہ صحابیِ رسول ہیں۔(خطبات کاظمی، 3/300) اللہ پاک کی اُن پر رَحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مَغفِرت ہو۔اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

خواجہ غلام فرید رحمۃُ اللہِ علیہ کا اِرشاد

کوٹ مِٹّھن والے مشہور بزرگ حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ مُتَّقِی (یعنی پرہیزگار) اور اَکابِر (یعنی بڑے) صحابہ میں سے ہیں، (اِن) کے حق میں بُغض و حَسَد رکھنا اور بدگمانی کرنا سَراسَر شَقاوَت (یعنی بَدبختی) ہے۔

(اشارات فریدی المعروف مقابیس المجالس، ص1016)

صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرِّضوان کے مُتَعلِّق امیرِ اہلِ سنّت کی مَدَنی سوچ

اللہ پاک حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں ان کی مزید مَحبّت عطا فرمائے۔ اے کاش! ہم تمام صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرِّضوان کی مَحبَّت سے سَرشار رَہیں، اللہ کریم ہمیں صحابہ و اہلِ بیت کا دیوانہ بنادے، ہم کبھی بھی ان کے بارے میں کوئی کمزور بات نہ کریں اور نہ سُنیں۔ اگر کوئی شخص اچھی اچھی باتیں کررہا ہو لیکن پتا ہے کہ فُلاں صحابی مثلاً حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے بارے میں اس شخص کا عقیدہ کمزور ہے یا یہ ان کی مَعاذَاللہ بُرائی کرتا ہے تو پھر ایسے شخص کی اچھی باتوں کو بھی نہیں سُننا کیونکہ ایسوں کا بیان سننا حرام ہے۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلِ سنّت رحمۃُ اللہِ علیہ کے اس پر فَتوے موجود ہیں۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! ہم صحابۂ کرام و اہلِ بیت علیہمُ الرِّضوان کے غلام بلکہ ان کے غلاموں کے غلاموں کے غلاموں کے غلام ہیں۔ صحابہ و اہلِ بیت علیہمُ الرِّضوان ہمارے سر کے تاج ہیں۔

تحفۂ مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی کیا شان ہے کہ آپ پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو وُضو کرواتے تھے جیسا کہ کاتبِ وحی، حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ آخری وقت جب

دنیا سے تشریف لے جا رہے تھے، فرمانے لگے: رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو میں وُضو کراتا تھا، ایک دن اللہ پاک کے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے مُجھ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تمہیں قمیص نہ پہناؤں؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان! کیوں نہیں تو حضور صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے مبارک بدن سے قمیص شریف اُتار کر مجھے پہنا دی۔ میں نے اسے سنبھال کر رکھ لیا اور پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اپنے ناخُن (Nail) شریف تَراشے (یعنی اپنی مبارک انگلیوں سے جُدا کئے) تو میں نے ان کو ایک شیشی میں محفوظ کرکے سنبھال کے رکھ لیا ہے، (حضرتِ امیرِ معاویہ حاضرین سے فرمانے لگے:) جب میرا انتقال ہو جائے تو رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی اسی قمیص مبارک کو میرے بدن کے ساتھ ملا دینا اور ان مبارک ناخنوں کو باریک کرکے میری آنکھوں میں ڈال دینا، ممکن ہے اللہ پاک ان تبرُّکات کی بَرَکتوں سے مجھ پر رحم فرمائے۔ (تاریخ ابنِ عساکر، 59 / 227 ملخصاً)

تبرُّک کسے کہتے ہیں؟

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا کہ تبرّکات سے برکتیں حاصل کرنا صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان کا طریقہ رہا ہے، یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے، تابوتِ سَکینہ کا ذِکر قرآنِ کریم میں ہے، وہ تبرکات کا مجموعہ تھا، اس کو اٹھا کر لے جایا جاتا اور اس کی برکت سے جنگ فتح ہوتی تھی۔

کسی نبی، صحابی، ولی یا کسی مبارک جگہ سے جس چیز کی نسبت ہو جائے تو وہ تبرّک (یعنی برکت والی) کہلاتی ہے۔ جیسے مدینۂ پاک کی کھجور اور وہاں کی تسبیح وغیرہ۔ آبِ زَم زَم مکّۂ پاک کا خاص تبرّک ہے، کسی بزرگ کے ایصالِ ثواب کے لئے جو نِیاز تقسیم کی جاتی ہے تو اس بزرگ سے نسبت کی وجہ سے وہ تبرّک کہلاتی ہے، محفلِ نعت اور دیگر مجَالسِ خیر میں اور ذکر

www.dawateislami.net

کی محفل میں جو شیرینی بٹتی ہے اس کو بھی ہم تبرک بولتے ہیں کہ یہ نسبت والی چیزیں ہیں۔

حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کے آخری الفاظ

صحابیِ نبی، کاتبِ وحی، حضرتِ سیدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ نے آخری وقت میں اپنے گھر والوں کو کچھ یوں نیکی کی دعوت دی: "اللہ پاک سے ڈرتے رہو کیونکہ جو اس سے ڈرتا ہے اللہ پاک اُسے اپنی اَمان (یعنی حفاظت) میں رکھتا ہے اور اس سے نہ ڈرنے والوں کے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں۔" (یعنی جو اللہ سے نہیں ڈرتا اس کی حفاظت کی کوئی صورت نہیں ہے، برباد ہے وہ، بس یہ جملہ آپ نے فرمایا) یہ فرماتے ہی آپ انتقال فرما گئے۔ (الکامل فی التاریخ، 3/370)

اللہ اکبر! صحابیِ نبی، کاتِبِ وحی حضرتِ سیّدنا امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ دنیا سے جاتے جاتے نیکی کی دعوت دیتے گئے۔ آپ کی وفات شریف شام (Syria) کے مشہور شہر "دِمَشق" میں 78 سال کی عمر میں جمعرات کے دِن، ماہِ رجب میں 60 سِنِ ہجری کو ہوئی۔ (فیضان امیر معاویہ، ص246)

صحابہ کا گدا ہوں اور اہلِ بیت کا خادِم یہ سب ہے آپ ہی کی تو عِنایت یارسولَ اللہ

(وسائلِ بخشش، ص330)

ہر صحابیِ نبی! جنّتی جنّتی سب صحابیات بھی! جنّتی جنّتی
چاریارانِ نبی جنّتی جنّتی حضرتِ صدّیق بھی جنّتی جنّتی
اور عمر فاروق بھی جنّتی جنّتی عثمانِ غنی جنّتی جنّتی
فاطمہ اور علی جنّتی جنّتی ہیں حَسَن حُسین بھی جنّتی جنّتی
والدینِ نبی جنّتی جنّتی ہر زوجۂ نبی جنّتی جنّتی
اور ابوسُفیان بھی جنّتی جنّتی ہیں معاویہ بھی جنّتی جنّتی

(وسائلِ فردوس، ص53)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کا دَردِ دل

علم کی کمی یا پھر کسی اور وجہ سے بعض لوگ حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر قِیل و قَال کرتے رہے ہیں اور علمائے حق امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا دِفاع کرتے رہے ہیں۔ مَعاذَ اللہ! آج بھی ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو صرف تاریخ کے واقعات لے کر حضرت امیرِمعاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بَھلا کہتے ہیں جبکہ ایک دینی طالب علم بھی اس بات کو جانتا ہے کہ قرآن وحدیث کے مقابلے میں تاریخ نہیں لائی جاسکتی۔

مجھے (یعنی امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کو) ایسے لوگوں پر رحم آتا ہے کہ یہ لوگ قیامت میں رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کو کیا منہ دکھائیں گے کہ جس کو سرکار نے کاتبِ وحی بنایا، جس کے لکھے پر اعتبار کیا، اس کے پیچھے پڑتے ہیں، اگرچہ کاتبِ وحی (یعنی وحی لکھنے والے) یہ ایک نہیں تھے اَور بھی صحابۂ کرام علیہمُ الرِّضوان تھے، قرآنِ کریم کی کتابت میں حضرتِ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا بھی حصّہ ہے، ہم سب ان کی لکھی ہوئی وحی پڑھتے ہیں، ایسی قابلِ بھروسا شخصیت کہ جن کے لکھے ہوئے قرآن کو امّت نے قبول کیا، ان پر ساری امّت اعتماد کررہی ہے، ان کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ یہ یزید کے باپ تھے اب ایسے لوگ حضرتِ نوح علیہ السّلام کے متعلق کیا کہیں گے؟ ان کا بھی ایک لڑکا تھا، قرآن نے فرمایا کہ وہ تمہارا بیٹا ہی نہیں ہے، جب طوفانِ نوح آیا تو وہ لڑکا کہنے لگا کہ میں پہاڑ پر چڑھ کر اپنے آپ کو بچالوں گا، چنانچہ پہاڑ پر چڑھ کر غار میں چُھپ گیا، پانی وہاں پہنچا اور وہیں اس کو غرق کردیا۔ اس پر مَعاذَ اللہ! کوئی نوح علیہ السّلام کو بولے کہ اس کی تربیت کیوں نہ کی؟ مَعاذَ اللہ! لٰہذا اگر بیٹا بُرا ہو تو اس کی وجہ سے باپ کو بُرا بھلا کہنا توبہ اَسْتَغْفِرُ اللہ۔

www.dawateislami.net

حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کا بے شک یزید بیٹا تھا لیکن پلید اور نالائق تھا، ہم یزید کو اچھا بولتے ہی نہیں، البتّہ حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو کچھ نہ کہا جائے بلکہ ان کی شان بیان کی جائے۔ ہم امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ علی رضی اللہ عنہ سے افضل نہیں مانتے۔

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ جنگ میں حق پر تھے

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ، مولیٰ علی اور حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہما کے درمیان جنگ ہوئی، اس جنگ میں دونوں طرف صحابہ تھے، ان میں کوئی کسی کا دشمن نہیں تھا، کسی کو کسی سے بُغض نہیں تھا اور دونوں طرف جو قتل ہوئے شہید تھے لیکن حضرتِ علی رضی اللہ عنہ اس جنگ میں حق پر تھے اور حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ خَطا پر تھے لیکن یہ خطائے اِجتہادی تھی، کیونکہ یہ مُجتَہِد تھے، مُجتَہِد بہت بڑا عالم ہوتا ہے اور مجتہد کو خَطا پر بھی ایک اَجر ملتا ہے اور اِجتہادی خطا میں کسی کو بُرا نہیں کہا جاتا، ورنہ فِقہ کے مشہور چار امام جن میں فِقہی مَسائل (مثلاً نماز اور وضو وغیرہ کے بارے میں کئی احکام) میں اِختِلاف ہے، علمِ دِین رکھنے والا ان کو بُرا بھلا نہیں کہتا۔ اسی طرح امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ سے اس مُعاملے میں اجتہادی خطا ہوئی، مولیٰ علی رضی اللہ عنہ حق پر تھے لیکن اس وجہ سے امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ کو بُرا بولنا فِسق (یعنی گناہ) ہے۔ فَسَادُ فِی الْاِعْتِقَاد فسادٌ فِی الْعَمَل (یعنی عقیدے کا خراب ہونا عمل کے خراب ہونے) سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے، ہم اہلِ سنّت صحابۂ کرام اور اہلِ بیتِ اطہار کے طُفیل اہلِ جنّت ہیں۔

یہ باتیں یاد رکھیں، اِن شاءَ اللہ کوئی آپ کو نہیں بہکا سکے گا۔ اپنا ذہن بنا لیجئے!

"ہر صحابیِ نبی جنّتی جنّتی"

اس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ بھی آ گئے۔

منقبت کیوں لکھی؟

مجھے (یعنی امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ کو) کسی نے مشورہ دیا کہ آپ نے حضرتِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی کوئی مَنْقَبَت نہیں لکھی، مجھے جذبہ ملا تو بائیس (22) رَجَب کو میں نے لکھنا شروع کیا اور اپنے اَشعار میں نے لکھ لئے۔ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ کی شان میں میری یہ پہلی مَنقبت ہے، جس نے مشورہ دیا اللہ اس کو بھی جزائے خیر دے۔ اَلحمدُ لِلّٰہ! مجھے حضرتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ سے صحابیِ رسول ہونے کے ناطے محبت ہے، یہ ہمارے مُحْسِن ہیں کہ قرآنِ کریم ہم تک پہنچنے میں یہ بھی ایک ذریعہ بنے، جس کو ان سے اِختلاف ہے، جو ان کو نہیں مانتا، وہ دوسرا قرآن شریف کہاں سے لائے گا؟ سب صحابۂ کرام علیہمُ الرّضوان نے اس قرآنِ کریم کو مانا ہے، اس میں اب تک کوئی خُرد بُرد نہیں ہے۔ اللہ پاک فرماتا ہے: ﴿ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝۹ ﴾ (پ14، الحجر: 9) ترجَمۂ کنزُ العرفان: بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

قرآنِ کریم کے ایک ایک حَرف پر اِیمان لانا ضروری ہے، جو ایک حرف کا بھی اِنکار کرے وہ کافر ہے، اللہ نے اس کی حِفاظت کا ذِمّہ لیا ہے، اللہ پاک ہمارا ایمان سَلامت رکھے۔

مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ سے محبّت

الحمدُ لِلّٰہ! میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے میں مولیٰ علی، بی بی فاطمہ، حسنین کریمین رضی اللہُ عنہم کا چاہنے والا ہوں۔ خدا کی قسم! مجھے حضرتِ علی سے اتنا پیار ہے اتنا پیار ہے کہ اگر مجھے کاٹ کر کوئی خون نکالے ایک ایک قطرہ علی علی پکارے گا۔

معاویہ کے چھ حُروف کی نسبت سے 6 اِرشاداتِ امیرِ معاویہ رضی اللہُ عنہ

﴿1﴾ لوگوں کو مَحروم کرنے سے بچتے رہو کیونکہ یہ عادت آدمی کی مُرُوَّت (یعنی غیرت،

www.dawateislami.net

شرم وحَیا) ختم کرڈالتی اور شریف انسان کو رُسوائی میں ڈالتی ہے۔(انساب الاشراف،5/33)

﴿2﴾ جو آدمی تجرِبات سے فائدہ نہ اٹھائے وہ بُلند مقام حاصل نہیں کرسکتا۔(احیاءالعلوم،3/230)

﴿3﴾ غورو فکر اور اِحتیاط سے کام کرنے والا انسان کامیاب رہتا ہے۔(تاریخ ابن عساکر،59/189)

﴿4﴾ جب انسان کے دل سے خوفِ خدا نکلتا ہے تو تعریف کرنے والے بھی اس کی بُرائی کرنے لگتے ہیں۔(انساب الاشراف،5/36)

﴿5﴾ انسان کو ملنے والی سب سے بہتر چیزیں عقل وحِلم (یعنی نرمی، بُردباری اور قوتِ برداشت) ہیں۔ کیونکہ ایسے آدمی کو اگر نصیحت کی جائے تو قبول کرلیتا ہے، کچھ ملے تو اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے، مصیبت میں مُبتلا ہو جائے تو صبر کرتا ہے، غصّہ آئے تو پی جاتا ہے، بدلہ لینے پر قدرت حاصل کرلے تو بھی مُعاف کردیتا ہے اور کسی سے بُرائی کر بیٹھے تو معافی مانگ لیتا ہے۔(انساب الاشراف،5/46) "برائی کر بیٹھے"یعنی بھول سے برائی ہو جائے، یہ مراد نہیں کہ جان بوجھ کر کسی کو مارا اور Sorry کرلیا۔ کسی کا حق تَلَف (یعنی ضائع) ہوگیا، کسی کو دَھکا لگ گیا، کہنی لگ گئی تو آدمی فوراً معافی مانگ لے۔ یاد رکھئے! حُقُوقُ العِباد (یعنی بندوں کے حقوق) دنیا میں ہم نے نمٹالئے تو عافیت ہے ورنہ آخرت میں نیکیاں دینی پڑیں گی، اس کے باوُجود بھی اگر حق ادا نہ کر سکے تو سامنے والے کے گناہ اپنے سر پہ لینے پڑیں گے، قیامت کا مُعاملہ بہت سنگین ہے۔ اللہ پاک بے حساب بخشے۔ اٰمین بِجاہِ خاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

آدمی مشورہ دینے کے قابِل کب ہوتا ہے؟

﴿6﴾ "آدمی اس وقت تک رائے (یعنی مشورہ) دینے کے قابل نہیں ہوتا جب تک اُس کا حِلم (یعنی نرمی، بُردباری، قوّتِ برداشت) اس کی جَہالت پر اور اس کا صَبر اُس کی خواہش پر غالِب

www.dawateislami.net

نہ آجائے اور اس مَقام تک انسان علم کی قوّت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔“ (احیاء العلوم، 3/220)

اے عاشقانِ رسول! اِس بات کو اس طرح سمجھنے کی کوشش کیجئے کہ اگر کسی نے کوئی مشورہ دیا اور اس کا مشورہ قبول نہ کیا گیا جس کے سبب اُسے غصّہ آگیا اور اُس نے کہا کہ میرے مشورے پر عمل کیوں نہیں کیا؟ تو دراَصل ایسا شخص مشورہ دینے کا اہل ہی نہیں ہے، معاشرے میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اپنی بات کو کہتے تو مشورہ ہیں لیکن سمجھتے آرڈر ہیں۔

بِن مانگے مشورہ دینا

شاید مجھے بِن مانگے مشورے ہزاروں ملے ہوں۔ دعوتِ اسلامی کے شروع میں لوگ راستے میں روک روک کر بِن مانگے مشورے دیتے تھے، ایک مرتبہ ایک صاحب نے آکر مجھے کہا: فلاں جگہ (شاید پنجاب کے کسی شہر کا کہا کہ وہاں) دعوتِ اسلامی کے کام کی بہت ضرورت ہے، آپ وہاں قافلہ لے کر جائیں! مَیں اُن دِنوں میں کراچی کے علاقے کھارادر کی شہید مسجد میں اِمامَت کرتا تھا، میں نے کہا: آپ ساتھ چلیں گے؟ تو وہ کہنے لگا: میرے پاس ٹائم نہیں ہے۔ اس طرح کے لوگ ہوتے ہیں جن کے پاس صرف مشورہ دینے کا ٹائم ہوتا اور وہ بھی بِن مانگا۔

ککری گراؤنڈ (کھارادر، کراچی) میں جن دِنوں اجتماع ہوتا تھا، ایک صاحب نے مجھ سے کہا کہ ”آپ اجتماع گاہ کے باہر دروازے پر کوئی بکس وغیرہ لگوا کر کچھ لوگوں کو کھڑا کر دیں کہ جو بھی اجتماع میں داخل ہونا چاہتا ہے تو وہ ایک روپے کا نوٹ چندہ دیتا جائے اس سے چندہ بھی مل جائے گا اور آنے والوں کی تعداد بھی پتا چل جائے گی۔“

اس مشورے پر اس لئے بھی عمل نہیں ہوسکتا تھا کہ ”دِینی اجتماع میں داخل ہونے کا

زبردستی کسی سے روپیہ لینا شرعاً جائز نہیں ہے۔ اگر میں اس مشورے پر عمل کرلیتا تو غیر شرعی کام کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہوتا کہ لوگ ہَڑاہُڑی اور شور شرابا کرکے چلے جاتے کہ ہم اجتماع میں نہیں آتے۔

کئی لوگ مجھے لمبے لمبے لیٹر لکھ کر مشورے دیتے اور کئی حکم نامے جاری کرتے تھے کہ یوں ہونا چاہئے یا یوں کرلو۔ اگر میں ناتجربہ کار، غُصیلے اور چلتے پھرتے ہر شخص کے مشورے پر عمل کرتا تو آج دعوتِ اسلامی کا جتنا کام دنیا بھر میں اللہ پاک کی رحمت سے پھیلا ہوا ہے شاید اتنا نہ پھیلتا اور نہ ہی مدنی چینل کی بہاریں دنیا بھر میں ہوتیں، کیونکہ مجھے ملنے والے بہت سے مشورے مُشیروں کے تجربے سے ہَٹ کر ہوتے تھے، جبکہ میں نے اپنے کام کی جب دُکان چلائی تو پتا چلا کہ گاہک کو کیسے ڈِیل کرنا ہے۔ مِثال کے طور پر اگر کوئی مَزدور ناتجربہ کار دکان والے کو بولے کہ گاہک کو منہ چڑھا کر بات کرکے ڈیل کرو! تو آپ ہی بتائیں کہ اس طرح گاہک کیسے مُطمئِن ہوگا؟ بلکہ تجربے کار دکان والا گاہک کو مُطمئِن کرنے کے لئے اس طرح بات کرے گا کہ "بھائی صاحب! پلیز، سَر سَر، جناب" وغیرہ۔ میں نے یہ مثال سمجھانے کے لئے دی کہ مجھے اپنے کام کا بہت تجربہ تھا البتّہ بعض لوگوں کے مشورے جو سمجھ آتے تھے میں قبول کرلیتا تھا۔ بَہرحال ہم دینی کام کرتے کرتے کئی مُلکوں میں پہنچ گئے ہیں اور اللہ کی رحمت سے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کے پیچھے پیچھے اِن شاءَ اللہ جنّت میں بھی جائیں گے۔

منقبتِ امیرِ معاویہ رضی اللہ عنہ

رب کی ہو تم پہ ہر گھڑی رحمت معاویہ
اور مصطفٰی کی نظرِ عِنایت معاویہ

دل میں ہے میرے آپ کی اُلفت معاویہ
یہ ہے خدا کی مجھ پہ عِنایت معاویہ

مولا علی کا تم نے ہمیشہ اَدب کیا
کرتے رہے علی بھی ہیں شفقت معاویہ

نامِ معاویہ پہ بھی بے جا ہے اعتراض
فرمایا خود نبی نے سَماعت معاویہ

بے شک معاویہ سے ہے بَرتَر علی کی شان
رکھتے نہیں ہیں ان سی فضیلت معاویہ

پَر یہ زباں درازی کی ہرگز نہیں دلیل
ہرگز نہیں ہیں قابلِ نفرت معاویہ

حق ہے کہ اِجتہادی خَطا جنگ میں ہوئی
حیدر ہی حق پہ تھے نہ کہ حضرت معاویہ

پَر ہیں صحابہ وعدۂ حسنٰی میں سب کے سب
حضرت علی ہوں یا کہ ہوں حضرت معاویہ

دونوں جہاں میں اس کا تو بیڑا ہی پار ہے
تم سے ہے جس کو سچی محبّت معاویہ

فضلِ خدا سے وہ نہ جہنّم میں جائے گا
ہے دل میں جس کے آپ کی عزّت معاویہ

ہوجائے مجھ کو خیر سے دیدار آپ کا
کُھل جائے کاش میری بھی قسمت معاویہ

عشقِ نبی میں کاش میں تڑپا کروں سَدا
ایسی نگاہ کیجئے حضرت معاویہ

ایماں پہ موت آئے مدینے میں خیر سے
کردو دُعا خدا سے یہ حضرت معاویہ

عطّار کو تمہاری غلامی پہ ناز ہے
محشر میں کام دے گی یہ نسبت معاویہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

اگلے ہفتے کا رسالہ

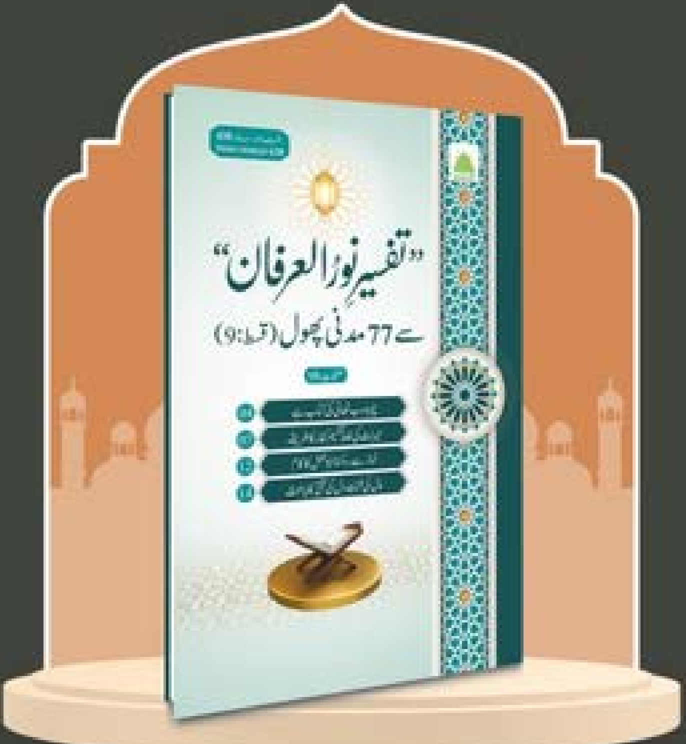

فیضانِ مدینہ محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net